Goods transporters' strike causes suspension of over $100bn exports

RECORDER REPORT

KARACHI: The government's focus on its political goals led to the suspension of overall 100 billion dollars of exports during the last 12 days in the wake of continued wheel-jam strike by goods transporters, exporters of value-added textile sector said on Wednesday.

They said exporters, whose consignments were held up, had so far faced one billion rupees loss, as the strike was feared to continue further for the lack of government's inaction to solve Goods' Transporters' problems. "Of the total loss the textile exporters faced Rs66 million," they said.

"It is on record that we have informed the President of Pakistan, Prime Minister of Pakistan, Commerce Minister, Textile Minister, Interior Minister, Secretary Commerce, Secretary Textile, Chief Executive TDAP and all relevant authorities about this gravest situation seriously affecting our exports but nothing has as yet been done and the anarchy is spreading beyond anyone's control. This is indeed most pathetic," they said.

The government's primary concentration was on politics and it showed no considerations for the economic stability, they said.

Earlier, addressing a press conference at PHMA House, representatives of a number of value-added textile groups urged the government to sense the significance of transporters strike that led to ceasing of exports.

Javed Bilwani of Pakistan Knitwear and Sweater Exporters Association, Zain Bashir of Pakistan Bedwear Exporters Association, Muzzammil Hussain of Towel Manufacturers Association, Abid Chinoy of Pakistan Cloth Merchants' Association, Aman Kasam of Pakistan Denim Manufacturers & Exporters Association, Shaikh Rafiq Shafiq of Pakistan Readymade Garment Manufacturers & Exporter Association and Khwaja Usman of Pakistan Cotton Fashion Apparels Manufacturers & Exporters Association, attended the news conference.

They said a large number of consignments of exports were stuck outside seaports since the strike had begun, adding the government should play its role to end the strike amicably for the betterment of national economy.

"The continued strike is brining jobs of 42 percent workers of value-added textile sector and eight percent of its ancillary sectors to a dire risk," they warned, saying that about 30 percent export shipments of textile for Christmas season and New Year were left to face a halt.

They said the sudden announcement by United Goods Transporters Alliance to go on strike was because of extortionism and rampant kidnapping of drivers and hijacking of loaded trucks from highways, besides the heavy handedness of motorway and highway police. The strike is feared to continue until their problems are solved permanently.

"We very much regret that this strike called by the United Goods Transporters Alliance has indeed crippled our exports which are the lifeline and backbone of our nation's economy," they said.

They said many export consignments had delayed to reach the global destination on time, while the rest were still feared to miss their timely shipments because of continued strike.

"We fear the ships will sail off the harbour without lifting our export consignments," they said, adding that as a result the exporters would have to dispatch them by air-transport which would increase the cost for them manifold.

The strike has brought the entire nearly 25,000 exports bound loaded containers to a suspension across the country till date, they said, suggesting the immediate end to the transporters strike to avoid chaos like situation.

Pakistan Hosiery Manufacturers & Exporters Association
37 - H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

Thursday, December 13, 2012

جنگ

ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال ختم نہ ہوئی تو ٹیکسٹائل سیکٹر بھی ہڑتال پر مجبور ہوگا

جاوید بلوانی

ملک بھر میں 25 ہزار کنٹینرز رکے ہوئے ہیں، بیشتر میں 100 ارب روپے کی ویلیوایڈڈ مصنوعات ہیں، پریس کانفرنس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) گڈز ٹرانسپورٹ کی جاری ہڑتال کے باعث 25 ہزار کنٹینرز ملک بھر میں رکے ہوئے ہیں جن میں بیشتر کنٹینرز پر ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل مصنوعات لدی ہوئی ہیں، ان کنٹینرز میں 100 ارب روپے مالیت کی تیار ٹیکسٹائل برآمدی مصنوعات ہیں اور یوں 12 روز سے برآمدات منجمد ہوکر رہ گئی ہیں۔ یہ بات ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل فورم کے چیئرمین جاوید بلوانی نے بدھ کو پی ایچ ایم اے ہاؤس میں منعقدہ مشترکہ ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کہی۔ اس موقع پر ٹاولز مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے چیئرمین مہتاب چاؤلہ، پی ایچ ایم کے سدرن ریجن کے چیئرمین عامر حیدر بٹ، بیڈ ویئر ایسوسی ایشن کے چیئرمین زین بشیر نے بھی خطاب کیا جبکہ پریس کانفرنس میں ویلیوایڈڈ سیکٹر کی کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن، پریگمیا، کاٹن فیشن اپیرل ایسوسی ایشن، نٹ ویئر سوئٹرز ایسوسی ایشن، ڈینم ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن، ٹیکسٹائل پروسیسنگ ملز ایسوسی ایشن کے سربراہان بھی موجود تھے۔ جاوید بلوانی نے کہا کہ رکی ہوئی ٹیکسٹائل مصنوعات نئے سال اور موسم سرما کی ہیں جن کے بروقت نہ پہنچنے پر آرڈرز منسوخ ہونے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے اور اس کے نتیجے میں موسم گرما کے آرڈرز میں بھی کمی ہوسکتی ہے۔ انہوں نے وارننگ دی کہ اگر حکومت نے فوری طور پر ٹرانسپورٹرز سے مذاکرات کرکے ہڑتال ختم نہ کروائی تو ٹیکسٹائل سیکٹر بھی ہڑتال کرنے پر مجبور ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل فورم نے صدر مملکت، وزیراعظم، وزیر تجارت، وزیر ٹیکسٹائل، وزیر داخلہ سے رابطے کرکے اس سنگین صورتحال سے آگاہ کردیا ہے لیکن تاحال وفاقی حکومت کے کسی بھی وزیر یا سیکرٹری نے ہڑتالی ٹرانسپورٹرز کے رہنماؤں سے رابطہ نہیں کیا ہے، لگتا ہے کہ حکومت کو برآمدی سیکٹر کی کوئی فکر نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج بارہویں روز بھی ہڑتال کا تسلسل جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ برآمدی مال کی روانگی میں تاخیر کے ایک ماہ تک منفی اثرات مرتب ہوں گے اور پوری ٹیکسٹائل چین متاثر ہوگی، برآمدی آمدنی میں تاخیر ہوگی جس کے باعث سپلائرز کو وقت پر ادائیگیاں ناممکن ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہڑتال کی وجہ سے ٹیکسٹائل سیکٹر خام مال کے شدید بحران کا شکار ہوگیا ہے، فیکٹریاں بند ہورہی ہیں، ورکرز کو فارغ کیا جارہا ہے، اگر یہ سلسلہ چند روز مزید جاری رہا تو بیروزگاری کی شرح میں نمایاں اضافہ ہوجائے گا۔ بیڈ ویئر ایسوسی ایشن کے چیئرمین زین بشیر نے کہا کہ ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال وفاقی معاملہ ہے لہذا حکومت کو چاہئے کہ وہ کسی ذمہ دار شخصیت کو مقرر کرکے ہڑتال ختم کرائے، برآمدات میں تاخیر سے زرمبادلہ کی ترسیلات میں کمی ہوگی جس سے ادائیگیوں کا توازن متاثر ہوگا اور اس کے منفی اثرات شرح مبادلہ پر بھی مرتب ہوسکتے ہیں۔ ٹاولز مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے چیئرمین مہتاب الدین چاؤلہ نے کہا کہ ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال کے ظاہری نقصانات کے علاوہ پوشیدہ نقصانات بھی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ مال نہ پہنچنے پر غیرملکی خریدار پاکستانی برآمدکنندگان کو ناقابل اعتبار قرار دیتے ہوئے ان پر سرخ نشان لگادیں گے اور ان کے آرڈرز کا رخ حریف ممالک کی جانب ہوسکتا ہے، مال بندرگاہ نہ پہنچنے پر بحری جہاز خالی واپس جارہے ہیں جس کی وجہ سے شپنگ کمپنیاں پاکستان کو رسک قرار دیتے ہوئے کرایوں میں اضافہ کرسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فیکٹریوں میں خام مال تیزی سے ختم ہورہا ہے اور تیار مصنوعات کے انبار لگ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گڈز ٹرانسپورٹرز ملکی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، حکومت کو چاہئے کہ وہ ان کے جائز مطالبات تسلیم کرکے اس بحران کو ختم کرے تاکہ ملک بھر میں اشیاء کی ترسیل بحال ہوسکے۔ انہوں نے کہا کہ ہڑتال کی وجہ سے برآمدکنندگان اپنی مصنوعات مجبوراً بذریعہ ہوائی جہاز بھجوا رہے ہیں جس سے ان کا منافع ختم ہونے کے ساتھ فی کنٹینرز 20 سے 25 ہزار ڈالر مالیت کا نقصان بھی ہورہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ فوری طور پر ہڑتال ختم نہ ہونے کی صورت میں ملکی معیشت کو شدید نقصان پہنچے گا اور حکومت کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہوجائیں گی۔

http://e.jang.com.pk/12-13-2012/karachi/pic.asp?picname=04_24.gif

Daily Nai Baat

Thursday, December 13, 2012

گڈز ٹرانسپورٹ کی ہڑتال سے نقصانات
ٹیکسٹائل ایسوسی ایشنز نے فیکٹریاں بند کرنے کی دھمکی دیدی

11 روز میں 100 ارب روپے کا نقصان پہنچ چکا، 25 ہزار کنٹینرز ملک بھر میں رکے ہوئے ہیں، برآمدات منجمد ہو کر رہ گئی ہیں

وزیراعظم فوری طور پر ہڑتال ختم کرانے کیلئے اپنا کردار ادا کریں، جاوید بلوانی، مہتاب الدین چاؤلہ، زین بشیر کی پریس کانفرنس

کراچی (کامرس رپورٹر) گڈز ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال سے 11 روز میں 100 ارب روپے کا نقصان پہنچ چکا ہے، ٹیکسٹائل سے وابستہ شعبوں کے کرسمس اور نئے سال کے لئے تیار کیے گئے مال کی شپمنٹ نہیں ہو سکی ہے جبکہ فیکٹریوں میں اربوں روپے کا تیار سامان خراب ہو رہا ہے، گڈز ٹرانسپورٹ کی جاری ہڑتال کے باعث 25 ہزار کنٹینرز ملک بھر میں رکے ہوئے ہیں جن میں بیشتر کنٹینرز ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل مصنوعات لدی ہوئی ہیں، ان کنٹینرز میں 100 ارب روپے مالیت کی تیار ٹیکسٹائل برآمدی مصنوعات ہیں اور یوں 12 روز سے برآمدات منجمد ہو کر رہ گئی ہیں، اگر حکومت نے فوری طور پر اس مسئلے کو حل نہ کیا تو پھر ٹیکسٹائل اور ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل کی تمام ایسوسی ایشنز کی مشاورت سے ہڑتال کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا اور فیکٹریاں بند کر دی جائیں گی۔ یہ بات ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل فورم کے چیئرمین جاوید بلوانی، ٹاولز مینوفیکچررز ایسوسی ایشن آف پاکستان کے چیئرمین مہتاب الدین چاؤلہ اور بیڈ ویئر ایسوسی ایشن کے چیئرمین زین بشیر نے بدھ کو پی ایچ ایم اے ہاؤس میں منعقدہ مشترکہ ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کہی جبکہ پریس کانفرنس میں پی ایچ ایم کے سدرن ریجن کے چیئرمین عامر حیدر بٹ، ویلیو ایڈڈ سیکٹر کی کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن، پریگمیا، کاٹن فیشن اپیرل ایسوسی ایشن، نٹ ویئر سویٹرز ایسوسی ایشن، ڈینم ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن، ٹیکسٹائل پروسیسنگ ملز ایسوسی ایشن کے سربراہان بھی موجود تھے۔ ٹیکسٹائل سیکٹر سے وابستہ ایسوسی ایشنز کے رہنماؤں نے وزیراعظم راجہ پرویز اشرف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر گڈز ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال ختم کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں ورنہ تمام ملکی انڈسٹریاں بحران کی لپیٹ میں آ جائیں گی۔ جاوید بلوانی نے کہا کہ رکی ہوئی ٹیکسٹائل مصنوعات نئے سال اور موسم سرما کی ہیں جن کے بروقت نہ پہنچنے پر آرڈرز منسوخ ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے اور اسکے نتیجے میں موسم گرما کے آرڈرز میں بھی کمی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے وارننگ دی کہ اگر حکومت نے فوری طور پر ٹرانسپورٹرز سے مذاکرات کر کے ہڑتال ختم نہ کروائی تو ٹیکسٹائل سیکٹر بھی ہڑتال کرنے پر مجبور ہو گا، انہوں نے بتایا کہ ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل فورم نے صدر مملکت، وزیراعظم، وزیر تجارت، وزیر ٹیکسٹائل، وزیر داخلہ سے رابطے کر کے اس سنگین صورتحال سے آگاہ کر دیا ہے لیکن تاحال وفاقی حکومت کے کسی بھی وزیر یا سیکرٹری نے ہڑتالی ٹرانسپورٹرز کے رہنماؤں سے رابطہ نہیں کیا ہے، لگتا ہے کہ حکومت کو برآمدی سیکٹر کی کوئی فکر نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج بارہویں روز بھی ہڑتال جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ برآمدی مال کی روانگی میں تاخیر کے ایک ماہ تک منفی اثرات مرتب ہوں گے اور پوری ٹیکسٹائل چین متاثر ہو گی، برآمدی آمدنی میں تاخیر ہو گی جس کے باعث سپلائرز کو وقت پر ادائیگیاں ناممکن ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہڑتال کی وجہ سے ٹیکسٹائل سیکٹر خام مال کے شدید بحران کا شکار ہو گیا ہے، فیکٹریاں بند ہو رہی ہیں ورکرز کو فارغ کیا جا رہا ہے، اگر یہ سلسلہ چند روز مزید جاری رہا تو بے روزگاری کی شرح میں نمایاں اضافہ ہو جائے گا۔ ٹاولز مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے چیئرمین مہتاب الدین چاؤلہ نے کہا کہ ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال کے ظاہری نقصانات کے علاوہ پوشیدہ نقصانات بھی ہیں، اہم بات یہ ہے کہ مال نہ پہنچنے پر غیر ملکی خریدار پاکستانی برآمد کنندگان کو ناقابل اعتبار قرار دیتے ہوئے ان پر سرخ نشان لگا دیں گے اور انکے آرڈرز کا رخ حریف ممالک کی جانب ہو سکتا ہے، مال بندرگاہ نہ پہنچنے پر بحری جہاز خالی واپس جا رہے ہیں جسکی وجہ سے شپنگ کمپنیاں پاکستان کو رسک قرار دیتے ہوئے کرایوں میں اضافہ کر سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فیکٹریوں میں خام مال تیزی سے ختم ہو رہا ہے اور تیار مصنوعات کے انبار لگ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گڈز ٹرانسپورٹرز ملکی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، حکومت چاہیے کہ وہ انکے جائز مطالبات تسلیم کر کے اس بحران کو ختم کرے تاکہ ملک بھر میں اشیا کی ترسیل بحال ہو سکے، انہوں نے کہا کہ ہڑتال کی وجہ سے برآمد کنندگان مجبوراً بذریعہ ہوائی جہاز بھجوا رہے ہیں جس سے ان کا منافع ختم ہونے کے ساتھ فی کنٹینرز 20 سے 25 ہزار ڈالر مالیت کا نقصان بھی ہو رہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ فوری طور پر ہڑتال ختم نہ ہونے کی صورت میں ملکی معیشت کو شدید نقصان پہنچے گا اور حکومت کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ بیڈ ویئر ایسوسی ایشن کے چیئرمین زین بشیر نے کہا کہ ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال وفاقی معاملہ لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ وہ کسی ذمہ دار شخصیت کو مقرر کر کے ہڑتال ختم کرائے، برآمدات میں تاخیر سے زرمبادلہ کی ترسیلات میں کمی ہو گی جس سے ادائیگیوں کا توازن متاثر ہو گا اور اسکے منفی اثرات شرح مبادلہ پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔